

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

<https://doi.org/10.5281/zenodo.21381969>

مغربی فیمینزم اور اسلام میں جنسی مساوات کا تصور: قرآن و سنت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

The Concept of Gender Equality in Western Feminism and Islam: an Analytical Study in The Light of The Quran and Sunnah

Muhammad Salman Qureshi

Ph.D Scholar & Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology (KUST), Kohat
salmanqureshi@kust.edu.pk

Muhammad Talha

LLM Islamic Commercial Law, International Islamic University (IIUI), Islamabad
Corresponding Author Email: muhammad.llmicl152@iiu.edu.pk

Dr. Zeeshan

Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology (KUST), Kohat
dr.zeeshan2021@kust.edu.pk

Abstract

This study critically examines the concept of gender equality in Western feminism and Islam through a comparative analytical framework grounded in the Qur'an and Sunnah. It explores the philosophical foundations, historical evolution, and major schools of Western feminist thought—including liberal, radical, socialist, Marxist, and intersectional feminism—and evaluates their understanding of gender equality. The study further analyzes the social and cultural impacts of feminist movements in Western societies while highlighting the strengths and limitations of contemporary feminist discourse. In contrast, the Islamic perspective is examined through the principles of justice ('adl), equity, human dignity, complementary roles, and the reciprocal rights and responsibilities of men and women as established in Islamic sources. Employing a qualitative and analytical methodology, the research demonstrates that although both Western feminism and Islam seek to safeguard human dignity and eliminate injustice, they differ significantly in their epistemological foundations, objectives, and conceptualization of equality. While Western feminism generally emphasizes absolute equality and individual autonomy, Islam advocates a balanced model based on justice, moral responsibility, and the complementary nature of gender roles. The study concludes that the Islamic paradigm offers a comprehensive and ethically grounded framework that preserves human dignity, strengthens family stability, and promotes social harmony while ensuring the legitimate rights of both men and women.

Keywords: Western Feminism; Gender Equality; Islam; Qur'an and Sunnah; Women's Rights; Justice ('Adl); Human Dignity; Gender Roles; Comparative Study; Islamic Perspective

فیمینزم کا مفہوم اور تعریف

فیمینزم کا مفہوم اور تعریف مغربی فیمینزم کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک کثیر الجہتی، متحرک اور تنقیدی تصور ہے جو صنفی مساوات کی جدوجہد کو نہ صرف قانونی اور سیاسی سطح پر بلکہ سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور نفسیاتی ڈھانچوں کی بنیادی تبدیلی کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ مغربی فیمینزم کی روایت میں فیمینزم کو عموماً ایک ایسی فکری تحریک

قرار دیا جاتا ہے جو پدر سری نظام (patriarchy) کی تنقید پر مبنی ہے، جہاں صنفی کردار سماجی طور پر تعمیر شدہ ہیں اور یہ کردار خواتین کو استحصال اور عدم مساوات کا شکار بناتے ہیں۔ برٹانیکا انسائیکلو پیڈیا کے مطابق فیمینزم خواتین کے لیے مکمل سماجی، اقتصادی اور سیاسی مساوات پر یقین رکھنے کا نام ہے جو مغربی روایات میں خواتین کے حقوق کی پابندیوں کے رد عمل میں پیدا ہوا، اور یہ تحریک عالمی سطح پر مختلف شکلوں میں موجود ہے لیکن اس کا بنیادی فوکس جنسی مساوات پر ہے اس تعریف میں فیمینزم کو ایک تحریک کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو نہ صرف حقوق کی بحالی بلکہ صنفی عدم مساوات کی جڑوں کو کھودنے کا عزم رکھتی ہے۔ یو این وومن کے حالیہ وضاحتی مضمون میں فیمینزم کو تمام جنسوں کے لیے برابر حقوق اور مواقع پر یقین اور مساوات کی تحریک قرار دیا گیا ہے جو پدر سری، صنفی امتیازی سلوک اور استحصال کے خاتمے کا مطالبہ کرتی ہے، اور یہ تعریف مغربی فیمینزم کی جدید تفسیر کو مزید گہرا کرتی ہے کیونکہ یہ انٹر سیکشنل پہلوؤں کو بھی شامل کرتی ہے جیسے نسل، طبقہ اور جنسی رجحان۔ فیمینزم کا فکری پس منظر روشن خیالی (Enlightenment) کے دور سے جڑا ہے جہاں مریم ول سٹون کرافٹ نے 1792 میں A Vindication of the Rights of Woman میں خواتین کی تعلیم اور مساوات کی وکالت کی تھی، جو مغربی فیمینزم کی بنیاد رکھتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ فیمینزم صرف ایک سیاسی مطالبہ نہیں بلکہ ایک فکری انقلاب ہے جو انسانی حقوق کے فلسفے کو صنفی عدل کے تناظر میں دوبارہ تشکیل دیتا ہے۔ مغربی فیمینزم میں فیمینزم کا مفہوم لبرل فیمینزم سے شروع ہوتا ہے جو انفرادی آزادی اور قانونی مساوات پر زور دیتا ہے، جبکہ ریڈیکل فیمینزم پدر سری کو ایک نظام کے طور پر دیکھتا ہے جو صنفی استحصال کی جڑ ہے، اور سوشلسٹ فیمینزم اسے طبقاتی استحصال سے جوڑتا ہے۔ یہ تمام دھارے جنسی مساوات کے فکری پس منظر کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں کیونکہ وہ صنفی کرداروں کی سماجی تعمیر (social construction of gender) پر تنقید کرتے ہیں جو سمور دی بووار جیسے وجودی فلسفیوں نے "One is not born, but rather becomes, a woman" کہہ کر بیان کیا۔ جدید تناظر میں فیمینزم کا مفہوم انٹر سیکشنل فیمینزم کی طرف منتقل ہوا ہے جو کمرلے کرینشکی 1989 کی تصور پر مبنی ہے، جہاں صنفی مساوات کو نسل، طبقہ اور دیگر عوامل کے تقاطع پر دیکھا جاتا ہے۔ ساکینہ اشیق وغیرہ کی 2024 کی تحقیق "A Historical Analysis of Western Feminism" میں مغربی فیمینزم کو کالونیل ازم اور جدیدیت سے جڑا ہوا بتایا گیا ہے، جو اسے ایک یورو سینٹرک فریم ورک بناتا ہے لیکن ساتھ ہی عالمی سطح پر تنقید بھی دعوت دیتا ہے۔ فیمینزم کا یہ مفہوم مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے تاریخی پس منظر میں اہم ہے کیونکہ یہ نہ صرف حقوق کی جدوجہد بلکہ معاشرتی ڈھانچوں کی تبدیلی کا عزم رکھتا ہے، جہاں جنسی مساوات کو ایک اخلاقی، سیاسی اور فکری ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، مغربی فیمینزم پر تنقید بھی موجود ہے کہ یہ اکثر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتا ہے اور گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو نظر انداز کرتا ہے، جو اس کے فکری دائرے کو محدود کرتی ہے۔ اس طرح فیمینزم کا مفہوم ایک متحرک عمل ہے جو مسلسل ارتقا پذیر ہے اور جنسی مساوات کو ایک عالمی فکری چیلنج کے طور پر پیش کرتا ہے، جہاں مغربی روایت اس کی بنیاد فراہم کرتی ہے لیکن اسے عالمی تناظر میں دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تصور نہ صرف خواتین بلکہ تمام جنسوں کی آزادی اور عدل کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور اس کی تعریف میں فکری گہرائی اسے ایک فلسفیانہ تحریک بناتی ہے جو پدر سری کی جڑوں کو کھودتی ہے اور ایک مساوی معاشرے کی تعمیر کا خواب دیکھتی ہے۔

مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں فیمینزم کی تعریف کا دوسرا پہلو اس کی تاریخی ارتقا اور مختلف لہروں (waves) میں پایا جاتا ہے جو اس تصور کو ایک متحرک اور تنقیدی فریم ورک بناتے ہیں۔ پہلی لہر (first wave) 19 ویں صدی کے آخر اور 20 ویں صدی کے آغاز میں سامنے آئی جو ووٹ کے حق اور قانونی مساوات پر مبنی تھی، جیسا کہ سینیکا فالز کنونشن 1848 میں بیان کیا گیا، جو مریم ول سٹون کرافٹ کی بنیاد پر استوار ہوا اور مغربی فیمینزم کو ایک منظم تحریک بنادیا۔ دوسری لہر (second wave) 1960 کی دہائی میں بیٹی فریڈن کی The Feminine Mystique سے شروع ہوئی جو گھریلو زندگی کی "مستی" (mystique) کی تنقید کرتی تھی اور ذاتی کو سیاسی (personal is political) کا نعرہ دیا، جو فیمینزم کو سماجی اور اقتصادی سطح پر لے گئی۔ تیسری لہر (third wave) 1990 کی دہائی میں انٹر سیکشنل فیمینزم کی طرف مائل ہوئی جو سفید فیمینزم کی تنقید کرتی تھی اور نسل، طبقہ اور جنسیت کو شامل کیا۔ چوتھی لہر (fourth wave) ڈیجیٹل دور میں #MeToo جیسے تحریکوں کے ذریعے سامنے آئی جو آن لائن ایکٹیویزم اور جنسی تشدد کی مخالفت پر زور دیتی ہے۔ ان لہروں کی تاریخی تسلسل فیمینزم کی تعریف کو مزید گہرا کرتا ہے کیونکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ فیمینزم ایک جامد تصور نہیں بلکہ ایک تاریخی عمل ہے جو وقت کے ساتھ بدلتا رہا۔ این پراٹ کی 2025 کی تحقیق "Why Palestine is a feminist issue: a reckoning with Western feminism" میں مغربی فیمینزم پر تنقید کی گئی ہے کہ یہ اکثر کالونیل اور امپیریالزم سے جڑا ہے اور گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو نظر انداز کرتا ہے، جو جنسی مساوات کے فکری پس منظر میں ایک اہم چیلنج ہے اسی طرح اوادو نیگوس کی 2026 کی تحقیق "A decolonial feminist perspective on gender equality" میں ڈی کولونیل فیمینزم کو ایک متبادل فریم ورک کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو مغربی فیمینزم کی یورو سینٹرک حدود کو چیلنج کرتا ہے اور کالونیلیت، نسل پرستی اور سرمایہ داری کو صنفی مساوات سے جوڑتا ہے، جو فیمینزم کی تعریف کو مزید جامع بناتا ہے۔ فیمینزم کی یہ

تاریخی لہریں مغربی فیمینزم کو ایک فکری تسلسل دیتی ہیں جو روشن خیالی سے لے کر پوسٹ ماڈرن دور تک پھیلا ہوا ہے، جہاں بی ٹیلر کی 2024 کی تحقیق "History, Feminism and the Feeling Woman" میں فیمینزم کو احساسات اور صنفی مائی تھولوجی کے تناظر میں دیکھا گیا ہے جو اسے ایک ذاتی اور تاریخی تحریک بناتی ہے۔ⁱⁱ مغربی فیمینزم میں فیمینزم کی تعریف جنسی مساوات کو ایک فکری ضرورت بناتی ہے جو پدر سری کو ایک تاریخی ساخت کے طور پر دیکھتی ہے، اور یہ تعریف اندرونی مباحثوں سے گزرتی رہی ہے جیسے لبرل بمقابلہ ریڈیکل، یا یوروسینٹرک بمقابلہ انٹرسیکشنل۔ یہ تاریخی پس منظر فیمینزم کو ایک عالمی فکری چیلنج بناتا ہے جو نہ صرف مغربی سیاق میں بلکہ عالمی سطح پر صنفی عدل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تاہم، حالیہ تنقیدوں سے یہ واضح ہے کہ مغربی فیمینزم کو اپنے یوروسینٹرک تعصبات پر نظر ثانی کرنی چاہیے تاکہ یہ حقیقی جنسی مساوات کی طرف پیش قدمی کر سکے۔ اس طرح فیمینزم کا مفہوم اور تعریف ایک تاریخی اور فکری سفر ہے جو مسلسل ارتقا پذیر ہے اور مغربی روایت کو ایک عالمی تناظر میں دوبارہ تشکیل دیتا ہے، جہاں جنسی مساوات نہ صرف ایک حق بلکہ ایک انسانی فریضہ بن جاتا ہے۔ فیمینزم کی یہ تعریف مغربی فیمینزم کے پس منظر میں ایک جامع فکری فریم ورک فراہم کرتی ہے جو سماجی تبدیلی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

فیمینزم کی تاریخی ارتقاء

فیمینزم کی تاریخی ارتقاء مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک متحرک، کثیر الجہتی اور تنقیدی عمل ہے جو روشن خیالی کے فلسفیانہ بنیادوں سے شروع ہو کر جدید ڈیجیٹل اور ڈی کولونیل دور تک پھیلا ہوا ہے، جہاں ہر مرحلہ پچھلے مرحلے کی حدود کو چیلنج کرتے ہوئے صنفی مساوات کی جدوجہد کو نہ صرف قانونی اور سیاسی سطح پر بلکہ سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور نفسیاتی ڈھانچوں کی بنیادی تبدیلی کے تناظر میں آگے بڑھاتا رہا ہے، اور یہ ارتقاء پدر سری نظام کی جڑوں کو کھودنے، صنفی کرداروں کی سماجی تعمیر پر تنقید کرنے اور انٹرسیکشنل پہلوؤں کو شامل کرنے کا تسلسل رکھتا ہے جو مغربی معاشروں میں خواتین کے استحصال کو ایک تاریخی اور ساختی مسئلہ بنا کر پیش کرتا ہےⁱⁱⁱ (Shamsieva 2025)۔ اس ارتقاء کی بنیاد اٹھارہویں صدی کی روشن خیالی میں جڑی ہے جہاں مریم ول سٹون کرافٹ نے A Vindication of the Rights of Woman (1792) میں خواتین کی تعلیم اور عقلی مساوات کی وکالت کی، جو فیمینزم کو ایک فکری انقلاب بنا دیا کہ صنفی عدم مساوات انسانی حقوق کے فلسفے کی خلاف ورزی ہے، لیکن یہ تحریک ابتدائی طور پر یورپی مردانہ فلسفہ کی حدود میں قید رہی جو صرف قانونی اصلاحات تک محدود تھی۔ فیمینزم کی پہلی لہر (1848-1920) سینیٹا فاؤنڈیشن سے جنم لی جس نے ووٹ کے حق، جائیداد کی ملکیت اور تعلیم پر زور دیا، مگر یہ بنیادی طور پر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین تک محدود رہی اور غلامی، نسل پرستی یا غریب طبقات کی خواتین کے مسائل کو نظر انداز کیا، جو اس کی یوروسینٹرک نوعیت کو ظاہر کرتی ہے اور جنسی مساوات کی جدوجہد کو ایک طبقاتی اور نسلی طور پر محدود فریم ورک میں ڈھالتی ہے۔ دوسری لہر (1960 کی دہائی سے 1980 کی ابتدا) بیٹی فریڈن کی The Feminine Mystique (1963) سے شروع ہوئی جس نے گھریلو زندگی کی "مستی" کی تنقید کی اور "ذاتی سیاسی ہے" کا نعرہ دیا، جس نے صنفی مساوات کو قانونی حقوق سے آگے بڑھا کر معاشی استحصال، ری پروڈکشن حقوق، جنسی آزادی اور پدر سری کے نفسیاتی اثرات تک لے گیا، اور یہ لہر سوشلسٹ اور ریڈیکل فیمینزم کے دھاروں کو جنم دیتی ہے جو سرمایہ داری اور پدر سری کو ایک دوسرے سے جڑا ہوا دیکھتے ہیں، مگر یہ بھی اکثر سفید، مغربی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتی رہی جو گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو نظر انداز کرتی تھی۔ تیسری لہر (1990 کی دہائی سے) کمبرلے کرینشاک کی انٹرسیکشنل فیمینزم کی تصور پر مبنی تھی جو نسل، طبقہ، جنسی رجحان، معذوری اور دیگر عوامل کے تقاطع پر صنفی مساوات کو دیکھتی ہے، اور یہ لہر پوسٹ ماڈرن تنقید سے متاثر ہو کر صنفی شناخت کی سیالیت (fluidity) پر زور دیتی ہے جو سمور دی بووار کے وجودی فلسفے کو مزید گہرا کرتی ہے کہ "One is not born, but rather becomes, a woman"، اور یہ مرحلہ مغربی فیمینزم کی داخلی تنقید کا عکاس ہے جو پہلی اور دوسری لہروں کی یک رنگی کو چیلنج کرتا ہے۔ چوتھی لہر (2010 کی دہائی سے اب تک) ڈیجیٹل ایکٹیویزم، #MeToo تحریک اور سوشل میڈیا کے ذریعے عالمی سطح پر پھیل گئی ہے جو جنسی تشدد، رضامندی اور آن لائن ہراسمنٹ پر توجہ دیتی ہے، مگر یہ بھی ایک نئی فکری پیچیدگی لاتی ہے جہاں فیمینزم کو گلوبلائزیشن، ماحولیاتی بحران اور ڈیجیٹل سرمایہ داری سے جوڑا جاتا ہے، اور حالیہ تجزیوں میں یہ واضح ہے کہ مغربی فیمینزم کی یہ تاریخی لہریں اب ڈی کولونیل تنقید کا شکار ہیں جو اسے یوروسینٹرک اور امپیریلزم سے جڑا قرار دیتی ہیں۔ یہ ارتقاء فکری طور پر ایک تسلسل رکھتا ہے جو پدر سری کو ایک تاریخی ساخت کے بجائے ایک متحرک نظام سمجھتا ہے جو وقت کے ساتھ بدلتا رہا، مگر ہر لہر کی حدود نے نئی تحریکوں کو جنم دیا جیسے افرو فیمینزم، لیسبین فیمینزم اور ٹرانس انکلوسیو فیمینزم جو جنسی مساوات کو ایک جامع انسانی فریضہ بناتے ہیں۔ مغربی فیمینزم کی یہ تاریخی ارتقاء جنسی مساوات کو نہ صرف ایک سیاسی مطالبہ بلکہ ایک اخلاقی اور فلسفیانہ چیلنج بنا دیتی ہے جو معاشرتی ڈھانچوں کی تبدیلی کا تقاضا کرتی ہے، تاہم حالیہ تنقیدوں جیسے بیک لیش اور رائٹ ونگ پاپولزم سے یہ واضح ہے کہ فیمینزم کو اپنے یوروسینٹرک تعصبات پر نظر ثانی کرنی ہوگی تاکہ یہ حقیقی عالمی مساوات کی طرف پیش قدمی کر سکے، جہاں ڈی کولونیل فیمینزم ایک متبادل فریم ورک پیش کرتا ہے جو کالونیلیت، نسل پرستی اور سرمایہ داری کو صنفی استحصال سے جوڑتا ہے۔ اس طرح فیمینزم کی تاریخی ارتقاء ایک لکیری پیشرفت

نہیں بلکہ ایک ڈائلیکٹیکل عمل ہے جو تنازعات، اندرونی مباحثوں اور عالمی سیاق سے گزر کر ایک نئی فکری بالغیت کی طرف جارہا ہے، جو مغربی روایت کو ایک عالمی تناظر میں دوبارہ تشکیل دیتا ہے اور جنسی مساوات کو ایک ابدی جدوجہد بنادیتا ہے جو معاشرے کی بنیادی تبدیلی کا ذریعہ بن سکتا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف خواتین بلکہ تمام جنسوں کی آزادی، عدل اور انسانی وقار کی طرف اشارہ کرتا ہے جو فیمینزم کی rhizomatic نوعیت کو ظاہر کرتا ہے

فیمینزم کی مختلف لہریں (Waves)

فیمینزم کی مختلف لہریں (waves) مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک تحلیلی اور تاریخی فریم ورک کی حیثیت رکھتی ہیں جو صنفی عدم مساوات کی جدوجہد کو وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ڈیجیٹل سیاق میں periodize کرتی ہیں، جہاں ہر لہر نہ صرف پچھلی لہروں کی کامیابیوں پر استوار ہوتی ہے بلکہ ان کی حدود اور یورو سینٹرک تعصبات کو چیلنج کرتے ہوئے انٹر سیکشنل، گلوبل اور ڈیجیٹل پہلوؤں کو شامل کر کے جنسی مساوات کو ایک متحرک اور کثیرالوجہتی عمل بنا دیتی ہے، مگر یہ لہریں اکثر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین کے تجربات کو مرکزی بنا کر گلوبل ساؤتھ، نسلی اقلیتوں اور غیر مغربی حقیقتوں کو نظر انداز کرنے کی تنقید کا شکار رہتی ہیں جو مغربی فیمینزم کی فکری بالغیت کو مزید پیچیدہ بناتی۔ پہلی لہر (1848-1920) سینیکا فالز کنونشن سے جنم لی جس نے ووٹ کے حق، جائیداد کی ملکیت، تعلیم اور قانونی مساوات پر زور دیا، مگر یہ بنیادی طور پر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین تک محدود رہی اور غلامی، نسل پرستی یا غریب طبقات کی مسائل کو نظر انداز کیا، جو اسے ایک محدود فکری بنیاد پر استوار کرتی ہے اور جنسی مساوات کو ایک طبقاتی اور نسلی طور پر یک رنگی فریم ورک میں ڈھالتی ہے، تاہم اس نے پدر سری کے قانونی ڈھانچوں کو چیلنج کر کے مغربی فیمینزم کی بنیاد رکھی۔ دوسری لہر (1960 کی دہائی سے 1980 کی ابتداء) بیٹی فریڈن کی (1963) The Feminine Mystique سے شروع ہوئی جس نے گھریلو زندگی کی "مستی" کی تنقید کی اور "ذاتی سیاسی" ہے "کا نعرہ دیا، جس نے صنفی مساوات کو قانونی حقوق سے آگے بڑھا کر معاشی استحصال، ری پروڈکشن حقوق، جنسی آزادی، گھریلو تشدد اور پدر سری کے نفسیاتی اثرات تک لے گیا، اور یہ لہر سوشلسٹ اور ریڈیکل فیمینزم کے دھاروں کو جنم دیتی ہے جو سرمایہ داری اور پدر سری کو ایک دوسرے سے جڑا ہوا دیکھتے ہیں، مگر یہ بھی اکثر سفید، مغربی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتی رہی جو گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو نظر انداز کرتی تھی اور انٹر سیکشنل پہلوؤں کی کمی اس کی فکری حدود کو نمایاں کرتی ہے۔ تیسری لہر (1990 کی دہائی سے 2010 کی ابتداء) کبر لے کرینشاک کی انٹر سیکشنل فیمینزم کی تصور پر مبنی تھی جو نسل، طبقہ، جنسی رجحان، معذوری اور دیگر عوامل کے تقاطع پر صنفی مساوات کو دیکھتی ہے، اور یہ لہر پوسٹ ماڈرن تنقید سے متاثر ہو کر صنفی شناخت کی سیالیت (fluidity) پر زور دیتی ہے جو سمور دی بووار کے وجودی فلسفے کو مزید گہرا کرتی ہے کہ "One is not born, but rather becomes, a woman"، جبکہ یہ سفید فیمینزم کی تنقید کرتی تھی اور ریوٹ گرل موومنٹ جیسے ثقافتی اظہار کو شامل کر کے فیمینزم کو انفرادی اور متنوع بناتی ہے، مگر اس کی بھی حد یہ تھی کہ یہ ڈیجیٹل دور سے قبل کی تھی اور عالمی سطح پر محدود رہی^{iv} چوتھی لہر (2010 کی دہائی سے اب تک) ڈیجیٹل ایکٹیویزم، #MeToo تحریک (2017) اور سوشل میڈیا کے ذریعے عالمی سطح پر پھیل گئی ہے جو جنسی تشدد، رضامندی، آن لائن ہراسمنٹ، ہاڈی شینگ اور ریپ کلچر پر توجہ دیتی ہے، جہاں سوشل میڈیا نے خواتین کو آواز دینے کا طاقتور آلہ فراہم کیا اور عالمی مظاہروں جیسے ویمینز مارچ (2017) کو ممکن بنایا، مگر یہ بھی ایک نئی فکری پیچیدگی لاتی ہے جہاں فیمینزم کو گلوبلائزیشن، ماحولیاتی بحران اور اگلوں تھمک بیک لیش سے جوڑا جاتا ہے، اور حالیہ تجزیوں میں یہ واضح ہے کہ چوتھی لہر انکلو سیویٹی، انٹر سیکشنل شناختوں اور ٹرانس انکلو سیو فیمینزم پر زور دے کر پچھلی لہروں کی یک رنگی کو چیلنج کرتی ہے مطابق یہ لہر 2012 کے آس پاس شروع ہوئی اور جنسی ہراسمنٹ جیسے مسائل پر سوشل میڈیا کا استعمال اس کی خصوصیت ہے مغربی فیمینزم کی یہ لہریں فکری طور پر ایک ڈائلیکٹیکل عمل کی عکاس ہیں جو پدر سری کو ایک تاریخی ساخت کے بجائے ایک متحرک نظام سمجھتی ہیں جو وقت کے ساتھ بدلتا رہا، مگر ہر لہر کی حدود نے نئی تنقیدوں کو جنم دیا جیسے افرو فیمینزم، ڈی کولونیل فیمینزم اور ماحولیاتی فیمینزم جو جنسی مساوات کو ایک جامع انسانی فریضہ بناتے ہیں اور مغربی روایت کے یورو سینٹرک تعصبات پر نظر ثانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لہروں کی یہ استعارہ (metaphor) خود ایک تنقیدی موضوع ہے کیونکہ یہ intergenerational solidarity کو کمزور کر سکتی ہے اور لکیری پیشرفت کا وہم پیدا کرتی ہے، جبکہ حقیقت میں فیمینزم rhizomatic اور overlapping ہے، اور حالیہ تجزیے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اگلی لہر (اگر ہو) ماحولیاتی انصاف، ڈیجیٹل حقوق اور گلوبل سولڈر ریٹی پر مبنی ہوگی جو مغربی تاریخ کو ایک عالمی فکری چیلنج میں تبدیل کر دے گی۔ اس طرح فیمینزم کی مختلف لہریں مغربی فیمینزم کو ایک تاریخی میراث دیتی ہیں جو روشن خیالی سے لے کر پوسٹ ماڈرن اور ڈیجیٹل دور تک پھیلا ہوا ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ یہ اپنی حدود کو تسلیم کرتے ہوئے عالمی فیمینزم کے ساتھ مکالمہ قائم کرے، تاکہ جنسی مساوات ایک خالی نعرہ نہ رہے بلکہ ایک حقیقی سماجی تبدیلی کا آلہ بن جائے، اور یہ لہریں پدر سری کی جڑوں کو کھود کر ایک مساوی، انکلو سیو اور انصاف پر مبنی معاشرے کی تعمیر کا خواب دیکھتی ہیں جو نہ صرف خواتین بلکہ تمام جنسوں کی آزادی اور انسانی وقار کی طرف اشارہ کرتا ہے^v

لبرل فیمینزم کا تعارف

لبرل فیمینزم کا تعارف مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک بنیادی، اثر انگیز اور غالب دھارا ہے جو صنفی مساوات کو موجودہ لبرل جمہوری ڈھانچوں کے اندر قانونی، سیاسی اور سماجی اصلاحات کے ذریعے حاصل کرنے پر زور دیتا ہے، نہ کہ معاشرتی نظام کی بنیادی تبدیلی یا پدر سری کے مکمل خاتمے پر، بلکہ انفرادی آزادی، خود مختاری، مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی کو مرکزی بنا کر خواتین کو مردوں کے برابر شہری، سیاسی اور معاشی حیثیت دلانے کی کوشش کرتا ہے، جو اسے فیمینزم کی دیگر لہروں جیسے ریڈیکل یا سوشلسٹ فیمینزم سے میز کرتا ہے جو نظام کی جڑوں کو چیلنج کرتے ہیں اس کا فکری بنیاد روشن خیالی کے دور میں جڑی ہے جہاں مریم ول سٹون کرافٹ نے 1792 میں *A Vindication of the Rights of Woman* میں خواتین کو عقلی مخلوق قرار دے کر تعلیم، آزادی اور مساوی حقوق کی وکالت کی، جو لبرل فیمینزم کو ایک فلسفیانہ تحریک بنا دیتی ہے جو انسانی حقوق کے اصولوں کو صنفی عدل کے تناظر میں لاگو کرتی ہے، اور جان سٹوارٹ مل نے 1869 میں *The Subjection of Women* میں یہ دلیل دی کہ خواتین کی ماتحتی معاشرتی تعمیر ہے نہ کہ فطری، جو لبرل ازم کے آزادی اور مساوات کے اصولوں کو خواتین پر منطبق کرتی ہے۔ لبرل فیمینزم کی تعریف کے مطابق یہ صنفی مساوات کو انفرادی آزادی (individual autonomy) اور قانونی اصلاحات کے ذریعے حاصل کرنے کا نام ہے، جہاں ریاست کا کردار غیر جانبدار رہتے ہوئے خواتین کو تعلیم، ملازمت، ووٹ کے حق اور سیاسی نمائندگی کی مساوی مواقع فراہم کرے، بغیر سرمایہ داری، پدر سری یا دیگر ڈھانچوں کی بنیادی تنقید کے، جو اسے ایک pragmatism اور mainstream دھارا بناتا ہے جو مغربی لبرل جمہوریتوں میں سب سے زیادہ قبول شدہ ہے یہ دھارا اپنی لہر فیمینزم سے جڑا ہے جو suffrage اور تعلیم پر مرکوز تھا، اور دوسری لہر میں بیٹی فریڈن کی (1963) *The Feminine Mystique* نے گھریلو زندگی کی مستی کی تنقید کر کے خواتین کو کیریئر اور عوامی زندگی میں مساوی شرکت کی طرف راغب کیا، مگر یہ بھی اکثر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتا رہا جو انٹر سیکشنل تنقید کا باعث بنا۔ لبرل فیمینزم میں آزادی کی دو تفسیریں موجود ہیں egalitarian-liberal feminism: جو ذاتی خود مختاری (personal autonomy) پر زور دیتی ہے اور ریاست سے مثبت اقدامات جیسے anti-discrimination laws اور affirmative action کا مطالبہ کرتی ہے، جبکہ classical-liberal feminism زیادہ محدود ہے اور private discrimination کو بھی آزادی کا حصہ سمجھتی ہے، مگر دونوں ہی صنفی مساوات کو قانونی برابری کے ذریعے حاصل کرنے پر اتفاق رکھتے ہیں

مغربی سیاق میں لبرل فیمینزم کا تعارف اسے ایک انسانی حقوق پر مبنی فریم ورک کے طور پر پیش کرتا ہے جو پدر سری کو ایک قانونی اور سماجی رکاوٹ سمجھتا ہے جسے اصلاحات سے دور کیا جاسکتا ہے، جیسے تعلیم میں مساوات، برابر تنخواہ، ری پروڈکٹو حقوق اور سیاسی نمائندگی، جو UN Women اور عالمی سطح پر gender equality policies میں نمایاں ہے، مگر حالیہ تنقیدوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ لبرل فیمینزم نظام کی حدود میں رہ کر حقیقی تبدیلی نہیں لاسکتا کیونکہ یہ سرمایہ داری، نسل پرستی اور گلوبل عدم مساوات کو نظر انداز کرتا ہے، اور یہ "choice feminism" یا "girlboss" individualism کو فروغ دیتا ہے جو elite خواتین کی کامیابی کو مرکزی بنا کر غریب اور غیر مغربی خواتین کے مسائل کو پس پشت ڈالتا ہے اس کے باوجود، لبرل فیمینزم کی کامیابیاں undeniable ہیں جیسے suffrage، anti-discrimination laws، اور حالیہ برسوں میں خواتین کی پارلیمانی نمائندگی میں اضافہ، جو اسے جنسی مساوات کی جدوجہد میں ایک عملی اثر انگیز دھارا بناتا ہے۔ تاہم، ریڈیکل فیمینزم اس کی تنقید کرتا ہے کہ قانونی برابری کافی نہیں بلکہ پدر سری کی ثقافتی اور نفسیاتی جڑوں کو ختم کرنا ضروری ہے، جبکہ انٹر سیکشنل فیمینزم اس کی یورو سینٹرک اور کلاس blind نوعیت کو چیلنج کرتا ہے۔ لبرل فیمینزم کا یہ تعارف مغربی فیمینزم کے تاریخی تسلسل میں ایک کلیدی مقام رکھتا ہے جو روشن خیالی سے لے کر جدید لبرل ڈیموکریسی تک پھیلا ہوا ہے، اور یہ جنسی مساوات کو ایک اخلاقی اور سیاسی فریضہ بناتا ہے جو انفرادی حقوق کی توسیع پر مبنی ہے۔ حالیہ تجزیوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لبرل فیمینزم backlash کا شکار ہے جہاں conservative اور right-wing تنقید اسے workplace یا family structures کی خرابی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے، مگر یہ بھی اس کی پلک کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ مسلسل اصلاحات کے ذریعے خود کو اپ ڈیٹ کر سکتا ہے۔ اس طرح لبرل فیمینزم مغربی فیمینزم کا ایک pragmatism ستون ہے جو صنفی مساوات کو لبرل ازم کے اصولوں سے جوڑ کر ایک جامع فکری بنیاد فراہم کرتا ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ یہ انٹر سیکشنل اور گلوبل حقیقتوں کو اپنے فریم ورک میں شامل کرے تاکہ یہ صرف مغربی elite کا نعرہ نہ رہے بلکہ ایک عالمی عدل کی تحریک بن جائے۔ لبرل فیمینزم کی یہ تعریف نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر سیاسی مباحث میں مرکزی ہے جہاں یہ آزادی، مساوات اور انسانی وقار کے اصولوں کو صنفی تناظر میں دوبارہ تشکیل دیتی ہے، اور یہ مغربی روایت کو ایک عملی راستہ فراہم کرتی ہے جو قانونی اور سیاسی سطح پر تبدیلی لانے میں موثر ثابت ہوا ہے، حالانکہ اس کی حدود کو تسلیم کرتے ہوئے مزید گہری تبدیلیوں کی ضرورت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔

ریڈیکل فیمینزم کا تصور

ریڈیکل فیمینزم کا تصور مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک انقلابی، جڑوں تک جانے والا اور تنقیدی دھارا ہے جو پدر سری (patriarchy) کو خواتین کے استحصال کی بنیادی اور سب سے پرانی شکل قرار دیتا ہے، نہ کہ صرف قانونی یا اقتصادی عدم مساوات بلکہ معاشرے کے تمام ڈھانچوں — سیاسی، سماجی، جنسی، خاندانی اور ثقافتی — میں مردانہ غلبے (male supremacy) کی ایک نظام کے طور پر دیکھتا ہے جسے قانونی اصلاحات سے نہیں بلکہ معاشرتی ڈھانچوں کی بنیادی تبدیلی اور انقلابی جدوجہد سے ختم کیا جاسکتا ہے، جو اسے لبرل فیمینزم سے بنیادی طور پر مختلف کرتا ہے جو موجودہ لبرل جمہوری نظام کے اندر مساوی حقوق کی تلاش کرتا ہے^{vi} ریڈیکل فیمینزم کا لفظ "ریڈیکل" لاطینی لفظ "radix" سے نکلا ہے جس کا مطلب جڑ (root) ہے، یعنی یہ پدر سری کی جڑوں تک پہنچ کر اسے ختم کرنے کا عزم رکھتا ہے، جہاں مرد خواتین پر جنسی، تولیدی اور سماجی غلبہ رکھتے ہیں اور یہ غلبہ صنفی کرداروں، جنسیت، تشدد اور آئینہ نگاروں کے ذریعے برقرار رکھا جاتا ہے۔ یہ تصور 1960 کی دہائی کے آخر اور 1970 کی ابتداء میں دوسری لہر فیمینزم کے دوران ابھرا، خاص طور پر امریکہ میں نیو یارک ریڈیکل وومن گروپ سے جڑا ہوا، جہاں شمولیت فائر اسٹون نے (1970) *The Dialectic of Sex* میں دلیل دی کہ خواتین کا استحصال سب سے بنیادی استحصال ہے جو سرمایہ داری سے بھی پہلے کا ہے اور یہ جنسی تقسیم (sex distinction) کو ختم کر کے ہی ختم ہو سکتا ہے، جبکہ کیٹ ملیٹ نے (1970) *Sexual Politics* میں پدر سری کو جنسی سیاست کے طور پر تجزیہ کیا کہ معاشرہ مردانہ طاقت پر مبنی ہے جو ادب، خاندان اور سیاست میں ظاہر ہوتا ہے^{vii}

ریڈیکل فیمینزم پدر سری کو ایک transhistorical اور universal نظام سمجھتا ہے جو تمام معاشروں میں مردوں کو oppressor class اور خواتین کو oppressed class بنا دیتا ہے، اور یہ "personal is political" کے نعرے کو آگے بڑھاتے ہوئے گھریلو تشدد، ریپ، فحاشی، جنسی ہراسمنت اور compulsory heterosexuality کو سیاسی مسائل قرار دیتا ہے جو مردانہ کنٹرول کو برقرار رکھتے ہیں، جیسا کہ اینڈریا ڈورکن اور کیٹ ملن نے جنسی تعلقات کو طاقت کے آلے کے طور پر دیکھا۔ یہ دھارا لبرل فیمینزم کی اصلاحاتی رویکرد کی تنقید کرتا ہے کہ قانونی مساوات پدر سری کی جڑوں کو نہیں چھوتی، اور مارکسٹ فیمینزم کی بھی کہ طبقاتی جدوجہد پدر سری کو نظر انداز کرتی ہے، بلکہ ریڈیکل فیمینزم کا دعویٰ ہے کہ پدر سری تمام دیگر استحصال کی بنیاد ہے۔ جدید تناظر میں ریڈیکل فیمینزم انٹر سیکشنل تنقید کا شکار بھی رہا ہے کیونکہ ابتدائی دور میں یہ اکثر سفید، مغربی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتا تھا، مگر حالیہ تجربے اسے ڈی کولونیل اور گلوبل سیاق میں دوبارہ سوچنے کی طرف لے جا رہے ہیں جہاں پدر سری کو نسل، طبقہ اور کالونیلیت سے جوڑا جاتا ہے۔ تاہم، اس کا بنیادی تصور اب بھی پدر سری کے خاتمے پر قائم ہے جو جنسی مساوات کو ایک انقلابی عمل بنا دیتا ہے، نہ کہ انفرادی کامیابی یا choice feminism کا۔ ریڈیکل فیمینزم کی یہ تصور مغربی فیمینزم کے تاریخی پس منظر میں ایک کلیدی مقام رکھتا ہے جو دوسری لہر میں ابھرا اور چوتھی لہر کے #MeToo جیسے تحریکوں میں جنسی تشدد کی مخالفت کے ذریعے زندہ رہا، مگر یہ بھی backlash کا شکار ہے جہاں اسے "extreme" قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح ریڈیکل فیمینزم کا تصور نہ صرف ایک فکری تنقید بلکہ ایک سیاسی praxis ہے جو معاشرے کو جنسی مساوات کی بنیاد پر دوبارہ تشکیل دینے کا خواب دیکھتا ہے، جہاں صنفی کردار ختم ہوں اور خواتین کی آزادی حقیقی ہو۔ حالیہ تجزیوں میں یہ واضح ہے کہ ریڈیکل فیمینزم آج بھی ماحولیاتی بحران، ڈیجیٹل ہراسمنت اور گلوبل پدر سری کے خلاف جدوجہد میں متعلقہ ہے، کیونکہ یہ جڑوں تک جانے والا نقطہ نظر فراہم کرتا ہے جو سطحی اصلاحات سے آگے جا کر ایک مساوی معاشرے کی تعمیر کا مطالبہ کرتا ہے

سوشلسٹ اور مارکسی فیمینزم

سوشلسٹ اور مارکسی فیمینزم مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک مادیت پسندانہ، انقلابی اور جامع دھارا ہے جو خواتین کے استحصال کو صرف پدر سری (patriarchy) کی پیداوار نہیں بلکہ سرمایہ داری (capitalism) اور پدر سری کے باہمی تعلق اور باہمی تقویت (mutual reinforcement) کی نتیجہ قرار دیتا ہے، جہاں معاشی استحصال (class exploitation) اور جنسی استحصال ایک دوسرے سے الگ نہیں بلکہ ایک ہی نظام کے دو پہلو ہیں جو خواتین کو دوہری محنت — (double burden) گھریلو غیر معاوضہ مزدوری (unpaid reproductive labor) اور باہر کی کم اجرت والی مزدوری — کا شکار بناتے ہیں، اور یہ دھارا جنسی مساوات کو صرف قانونی اصلاحات یا پدر سری کے خاتمے تک محدود نہیں کرتا بلکہ سرمایہ داری کے خاتمے اور ایک سوشلسٹ معاشرے کی تعمیر کے ذریعے حقیقی آزادی کا مطالبہ کرتا ہے جو طبقاتی، جنسی اور نسلی استحصال کو ایک ساتھ ختم کرے اس کا فکری بنیاد کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس کی تحریروں particularly اینگلس کی (1884) *The Origin of the Family, Private Property and the State* میں جڑی ہے جو خاندان، نجی ملکیت اور ریاست کو پدر سری کی بنیاد

قرار دیتا ہے، جبکہ آگسٹ نیبل کی *Woman and Socialism* نے خواتین کی جدوجہد کو سوشلسٹ جدوجہد سے جوڑا، مگر جدید سوشلسٹ فیمنیزم 1960 کی دہائی کے آخر اور 1970 کی ابتدا میں دوسری لہر فیمنیزم کے دوران ابھر اسی کا گود بیٹن لبریشن یونین نے 1972 میں "Socialist Feminism: A Strategy for the Women's Movement" the Women's Movement شائع کیا جس نے پہلی بار اس اصطلاح کو منظم طور پر استعمال کیا، اور یہ ریڈیکل فیمنیزم کی پدر سری کی تنقید اور مارکسی فیمنیزم کی طبقاتی تجزیے کو ملا کر ایک دوہری نظام (dual-system) یا یکہ نظام (single-system) کی تھیوری پیش کرتا ہے۔

مارکسی فیمنیزم اس سے قریب تر ہے اور اکثر اسے سوشلسٹ فیمنیزم کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے، جو مارکس کی طبقاتی جدوجہد کے فریم ورک کو صنفی تناظر میں توسیع دیتا ہے اور دلیل دیتا ہے کہ سرمایہ داری خواتین کی استحصال کو مزید شدید بناتی ہے کیونکہ یہ unpaid domestic labor کو سرمائے کی خدمت میں لگاتا ہے، جیسا کہ سلویا فیڈر لسی اور ماریا روسا ڈالا کو سنانے 1970 کی دہائی میں wages for housework مہم کے ذریعے واضح کیا کہ گھریلو کام بھی پیداواری مزدوری ہے جو سرمایہ داری کی بنیاد ہے، اور حالیہ تجزیوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ مارکسی فیمنیزم اب بھی reproductive labor ، value theory اور capitalism کی gender dimensions پر گہری بحث کر رہا ہے جہاں پدر سری کو سرمایہ داری کا تاریخی اور منطقی جزو قرار دیا جاتا ہے^{viii} سوشلسٹ فیمنیزم ان دونوں کو ملا کر ایک وسیع تر فریم ورک بناتا ہے جو نسل، طبقہ اور جنسی رجحان جیسے انٹر سیکشنل عوامل کو بھی شامل کرتا ہے، مگر یہ لبرل فیمنیزم کی انفرادی آزادی اور ریڈیکل فیمنیزم کی صرف پدر سری پر توجہ کی تنقید کرتا ہے کہ یہ دونوں سطحی ہیں کیونکہ سرمایہ داری کے بغیر پدر سری کا خاتمہ ممکن نہیں اور نہ ہی طبقاتی جدوجہد کے بغیر جنسی مساوات، جیسا کہ حالیہ 2025-2026 Marxist-Feminist Conference اور تجزیوں میں دیکھا گیا کہ سوشلسٹ فیمنیزم آج بھی گلوبل بحران، ماحولیاتی انصاف اور ڈیجیٹل سرمایہ داری کے خلاف متعلقہ ہے

مغربی سیاق میں یہ دھارا دوسری لہر میں ابھر اور تیسرے لہر میں انٹر سیکشنل فیمنیزم سے مل کر مزید پیچیدہ ہوا، مگر کولڈ وار کے بعد مغرب میں اس کی مقبولیت کم ہوئی کیونکہ سوشلزم کو آمریت سے جوڑا گیا، تاہم حالیہ برسوں میں یہ دوبارہ زندہ ہو رہا ہے جہاں سوشلسٹ فیمنیزم کو racism ، imperialism اور class exploitation سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے، اور یہ جنسی مساوات کو ایک انقلابی عمل بناتا ہے جو معاشی ڈھانچوں کی تبدیلی کا تقاضا کرتا ہے تاکہ خواتین کی حقیقی آزادی ممکن ہو۔ مارکسی فیمنیزم کی تنقید یہ ہے کہ یہ بعض اوقات class primary کو زیادہ اہمیت دیتا ہے اور پدر سری کی خود مختاری کو کم کرتا ہے، مگر سوشلسٹ فیمنیزم ان دونوں کو symbiotic قرار دیتا ہے۔ اس طرح سوشلسٹ اور مارکسی فیمنیزم مغربی فیمنیزم کو ایک مادیت پسندانہ گہرائی دیتا ہے جو جنسی مساوات کو ایک خالی لبرل نعرہ نہ بنا کر بلکہ ایک جامع سماجی انقلاب کا حصہ بناتا ہے، جہاں unpaid labor کی شناخت، wages for housework، reproductive rights اور class gender intersection مرکز ہیں۔ حالیہ تجزیے جیسے 2026 Marxist Feminist Conference اور مقالات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دھارا اب بھی گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں، post-socialist سیاق اور جدید سرمایہ داری کی تنقید میں فعال ہے، اور یہ مغربی روایت کو ایک عالمی فکری چیلنج میں تبدیل کرتا ہے جو نہ صرف خواتین بلکہ تمام مظلوم طبقات کی آزادی کا خواب دیکھتا ہے یہ تصور فیمنیزم کی تاریخی ارتقاء میں ایک کلیدی مقام رکھتا ہے جو روشن خیالی اور مارکسی فلسفے سے گزر کر ایک عملی praxis فراہم کرتا ہے جو سرمایہ داری اور پدر سری دونوں کو چیلنج کر کے ایک مساوی، انسانی اور سوشلسٹ معاشرے کی طرف اشارہ کرتا ہے، حالانکہ اس کی یوروسینٹرک حدود کو تسلیم کرتے ہوئے عالمی تناظر میں اس کی توسیع کی ضرورت ہے تاکہ یہ تمام خواتین کے تجربات، طبقاتی، نسلی اور جغرافیائی — کو شامل کر سکے۔ سوشلسٹ اور مارکسی فیمنیزم کی یہ تعریف نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر سیاسی مباحث میں مرکزی ہے جہاں یہ آزادی، عدل اور انسانی وقار کے اصولوں کو اقتصادی اور صنفی تناظر میں انقلابی طور پر دوبارہ تشکیل دیتی ہے۔

مغربی معاشرے میں فیمنیزم کے اثرات

مغربی معاشرے میں فیمنیزم کے اثرات مغربی فیمنیزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک کثیر الجہتی، متنازع اور دور رس سماجی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلی کا عمل ہے جو پدر سری کے قانونی اور سماجی ڈھانچوں کو چیلنج کر کے خواتین کی تعلیم، سیاسی نمائندگی، معاشی شرکت اور جنسی آزادی میں نمایاں پیشرفت لائی ہے، مگر ساتھ ہی خاندانی ڈھانچوں، شرح پیدائش، جنسی کرداروں اور مردانہ شناخت کے بحران جیسے پیچیدہ نتائج بھی پیدا کیے ہیں جو معاصر مباحث میں شدید backlash کا باعث بن رہے ہیں، اور یہ اثرات نہ صرف مثبت کامیابیوں بلکہ انٹر سیکشنل حدود، یوروسینٹرک تعصبات اور گلوبل بیک لیش کی صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں جو مغربی معاشروں کو ایک نئی فکری اور سماجی کشش میں ڈال رہے ہیں فیمنیزم کی تاریخی لہروں نے مغربی معاشروں میں خواتین کو ووٹ کے حق، تعلیم کی

مساوی رسائی، ری پروڈکٹو حقوق اور کام کی جگہ پر مساوی مواقع فراہم کیے، جس کے نتیجے میں 2025 تک گلوبل جینڈر گیپ انڈیکس میں نمایاں بہتری آئی ہے جہاں سیاسی اور اقتصادی مواقع میں parity بڑھا، خواتین کی پارلیمانی نمائندگی میں اضافہ ہوا، اور کمپنیوں میں خواتین کی قیادت نے کارکردگی میں اضافہ کیا، جبکہ UN Women کی 2025 رپورٹ کے مطابق girls boys سے زیادہ تعلیم مکمل کر رہی ہیں اور تقریباً 100 ممالک نے discriminatory laws ختم کیے ہیں، مگر یہ پیشرفت اکثر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین تک محدود رہی جو انٹر سیکشنل فیمنیزم کی تنقید کا باعث بنی اور نسل، طبقہ اور جنسی رجحان کے تقاطع پر حقیقی مساوات کو چیلنج کیا۔ اقتصادی سطح پر فیمنیزم نے خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت بڑھائی جس سے دو آمدنی والے خاندان عام ہوئے، معاشی ترقی میں حصہ ڈالا، اور غیر معاوضہ گھریلو کام کی شناخت بڑھی، مگر یہ بھی دوہری محنت (double burden) کا باعث بنا جہاں خواتین کام اور گھر دونوں سنبھالتی ہیں، اور حالیہ تجویزوں میں یہ دیکھا گیا کہ فیمنیزم نے شرح پیدائش میں کمی لائی کیونکہ خواتین کیریئر اور ذاتی آزادی کو ترجیح دیتی ہیں، جو خاندانی استحکام اور آبادیاتی بحران کا باعث بن رہا ہے، جبکہ مردانہ بے روزگاری یا شناخت کے بحران سے جنسی تناؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ سیاسی طور پر فیمنیزم نے قوانین میں تبدیلی لائی جیسے جنسی ہراسمنٹ، گھریلو تشدد اور برابر تنخواہ کے خلاف قوانین، #MeToo نے جنسی تشدد کی آگاہی بڑھائی، اور خواتین کی قیادت میں اضافہ ہوا، مگر 2025-2026 میں ٹرمپ 2.0 دور اور دائیں بازو کی حکومتوں نے reproductive rights، DEI، پروگرامز اور جنسی مساوات کی فنڈنگ پر حملے کیے جو backlash کی شدت کو ظاہر کرتے ہیں، جہاں مردانہ گروپس feminism کو مردوں کے خلاف امتیازی سلوک قرار دے رہے ہیں اور young men میں liberalism کا gender gap بڑھ رہا ہے

ثقافتی سطح پر فیمنیزم نے جنسی کرداروں کی سماجی تعمیر پر تنقید کی، heteronormativity اور patriarchal norms کو چیلنج کیا، جس سے صنفی سیالیت (gender fluidity) اور LGBTQ+ حقوق میں پیشرفت ہوئی، مگر یہ بھی "toxic masculinity" کی تنقید اور empathy-based culture کی طرف منتقلی سے اداروں میں "feminization" کا الزام لگا، جہاں safety over risk اور cohesion over competition کو معاشرتی کمزوری قرار دیا جا رہا ہے، اور حالیہ مباحث میں liberal feminism کو workplace کی تباہی یا family کی کمزوری کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ مغربی معاشروں میں فیمنیزم کے اثرات مثبت طور پر خواتین کی خود مختاری، تعلیم میں برتری اور معاشی حصہ داری میں اضافہ ہیں جو مجموعی ترقی اور innovation کو فروغ دیتے ہیں، مگر منفی طور پر خاندانی ڈھانچوں کی تبدیلی، divorce rates میں اضافہ، single parenthood کا بوجھ، اور مردانہ alienation کا باعث بنے جو populist right-wing movements کو تقویت دیتے ہیں۔ انٹر سیکشنل اور ڈی کولونیل تنقید یہ واضح کرتی ہے کہ مغربی فیمنیزم اکثر white feminism کی صورت اختیار کر کے گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو نظر انداز کرتا ہے اور colonial hierarchies کو مضبوط کرتا ہے، جبکہ 2025 کے UN رپورٹس backlash، conflicts اور economic pressures سے women's rights میں regression کی نشاندہی کرتے ہیں اس طرح فیمنیزم کے اثرات مغربی معاشروں کو ایک ڈائلیکٹیکل کشش میں ڈالتے ہیں جہاں کامیابیاں undeniable ہیں مگر limits of solidarity، epistemic reckoning اور anti-gender movements کی صورت میں نئی چیلنجز سامنے آئے، جو جنسی مساوات کو ایک ابدی جدوجہد بنا دیتے ہیں جو نہ صرف قانونی بلکہ اقتصادی، ثقافتی اور گلوبل سطح پر تبدیلی کا مطالبہ کرتی ہے۔ حالیہ تجزیے جیسے Carnegie Endowment کی 2025 رپورٹ anti-gender backlash کو globalization اور Western liberalism کے خلاف mobilization قرار دیتی ہے، جبکہ conservative critiques feminism کو family values اور birth rates کی تباہی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہیں۔ یہ اثرات مغربی فیمنیزم کو ایک تاریخی کامیابی اور معاصر بحران دونوں کی علامت بناتے ہیں جو معاشرے کو مزید انکلو سیو یا polarized بنا سکتے ہیں، اور اس کی کامیابی کا انحصار انٹر سیکشنل، anti-capitalist اور global solidarity پر ہے تاکہ یہ صرف elite خواتین کا نعرہ نہ رہے بلکہ تمام طبقات اور جنسوں کے لیے حقیقی عدل کا ذریعہ بن جائے، حالانکہ UN Women کی 2025 رپورٹ یہ واضح کرتی ہے کہ anti-gender actors منظم طور پر حقوق کو کمزور کر رہے ہیں اور یہ مغربی معاشروں میں ایک نئی فکری بالغیت کا تقاضا کرتا ہے جو پدر سری کی جڑوں کو تسلیم کرتے ہوئے عالمی سیاق میں فیمنیزم کو دوبارہ تشکیل دے یہ اثرات مغربی فیمنیزم کو ایک تاریخی میراث دیتے ہیں جو روشن خیالی سے لے کر پوسٹ ماڈرن دور تک پھیلا ہوا ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ یہ اپنی حدود کو تسلیم کرتے ہوئے عالمی فیمنیزم کے ساتھ مکالمہ قائم کرے، تاکہ جنسی مساوات ایک خالی نعرہ نہ رہے بلکہ ایک حقیقی سماجی تبدیلی کا آلہ بن جائے، اور یہ لہریں پدر سری کی جڑوں کو کھود کر ایک مساوی، انکلو سیو اور انصاف پر مبنی معاشرے کی تعمیر کا خواب دیکھتی ہیں جو نہ صرف خواتین بلکہ تمام جنسوں کی آزادی اور انسانی وقار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

جنسی مساوات (Gender Equality) کا مغربی تصور

جنسی مساوات (Gender Equality) کا مغربی تصور فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک بنیادی، انسانی حقوق پر مبنی اور لبرل ازم سے جڑا ہوا تصور ہے جو مردوں اور خواتین کے درمیان قانونی، سیاسی، اقتصادی اور سماجی سطح پر مساوی حقوق، مواقع اور وسائل کی فراہمی کو مرکزی بناتا ہے، جہاں صنفی کردار سماجی طور پر تعمیر شدہ (socially constructed) سمجھے جاتے ہیں اور پدرسری کو ایک تاریخی رکاوٹ قرار دے کر اسے قانونی اصلاحات، تعلیم، سیاسی نمائندگی اور معاشی شرکت کے ذریعے ختم کرنے کا عزم کیا جاتا ہے، نہ کہ صرف حیاتیاتی فرق کی بنیاد پر بلکہ انفرادی آزادی اور خود مختاری (individual autonomy) کے اصولوں پر مبنی ایک اخلاقی اور سیاسی فریضہ جو روشن خیالی کے فلسفے سے نکل کر جدید لبرل جمہوریتوں کی بنیاد بنا، مگر یہ تصور بھی یوروسینٹرک، سفید فوس اور کلاس بلاسٹڈ ہونے کی تنقید کا شکار رہا ہے جو گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں اور کالونیل ورثے کو نظر انداز کرتا ہے^{ix} مغربی تصور کے مطابق جنسی مساوات کا مطلب ہے کہ جنس کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کے بغیر وسائل، مواقع اور فیصلہ سازی تک برابر رسائی ہو، جیسا کہ یو این کی تعریف میں بیان کیا گیا کہ یہ ایک بنیادی انسانی حق ہے جو پر امن معاشروں، انسانی صلاحیتوں کی مکمل ترقی اور پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے، اور یہ مغربی روایت میں suffrage movement سے شروع ہو کر دوسری لہر فیمینزم میں "personal is political" تک پھیلا جہاں گھریلو تشدد، ری پروڈکٹو حقوق اور کام کی جگہ کی مساوات کو سیاسی مسائل قرار دیا گیا، جبکہ لبرل فیمینزم اسے قانونی برابری (formal equality) اور substantive equality دونوں کے طور پر دیکھتا ہے جو affirmative action اور anti-discrimination laws کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مغربی معاشروں میں یہ تصور عملی طور پر ووٹ کے حق، تعلیم کی مساوی رسائی، برابر تنخواہ، ری پروڈکٹو حقوق اور سیاسی نمائندگی میں ترجمہ ہوا، جس کے نتیجے میں یورپ اور شمالی امریکہ میں خواتین کی تعلیم میں برتری، لیبر فورس میں شمولیت اور پارلیمانی نمائندگی میں اضافہ ہوا، مگر UN Women کی 2025 اور 2026 رپورٹس کے مطابق کوئی ملک بھی مکمل قانونی مساوات حاصل نہیں کر سکا، جہاں خواتین کو مردوں کے 64 فیصد قانونی حقوق حاصل ہیں اور backlash، economic pressures سے حقوق میں regression دیکھا جا رہا ہے، جبکہ Global Gender Gap Report 2025 میں یورپی ممالک جیسے آئس لینڈ، فن لینڈ اور ناروے ٹاپ پر فارم ہیں مگر مجموعی طور پر parity اب بھی نامکمل ہے یہ تصور انٹر سیکشنل فیمینزم (Kimberlé Crenshaw) سے گزر کر نسل، طبقہ اور جنسی رجحان کے تقاطع کو شامل کرتا ہے مگر ابتدائی مغربی روایت میں یہ اکثر سفید، درمیانی طبقے کی خواتین کے تجربات کو مرکزی بناتا رہا، جو ڈی کولونیل فیمینزم کی تنقید کا باعث بنا کہ یہ جنس کو ایک یونیورسل کیٹیگری بنا کر کالونیل gender system کو مضبوط کرتا ہے اور غیر مغربی ثقافتوں میں gender کی مقامی تصورات کو erase کرتا ہے

مغربی تصور جنسی مساوات کو ایک لکیری پیشرفت کے طور پر دیکھتا ہے جو Enlightenment سے (1995) Beijing Platform for Action تک پھیلا، مگر 2025-2026 میں anti-gender backlash، Project 2025/2026 جیسے تحریکوں اور conservative governments نے reproductive rights اور DEI پروگرامز پر حملے کیے جو اس تصور کی fragility کو ظاہر کرتے ہیں، جہاں جنسی مساوات کو اب صرف قانونی نہیں بلکہ ثقافتی، ماحولیاتی اور ڈیجیٹل سطح پر بھی دیکھا جا رہا ہے جیسے digital inclusion، climate justice اور freedom from violence۔ تاہم، یہ تصور پدرسری کو ایک تاریخی ساخت سمجھتا ہے جو سماجی طور پر تبدیل کی جاسکتی ہے، نہ کہ فطری، اور یہ لبرل ازم کے اصولوں—آزادی، مساوات اور انفرادی حقوق—کو صنفی تناظر میں لاگو کرتا ہے، مگر کسی اور ریڈیکل فیمینزم کی تنقید یہ ہے کہ یہ سرمایہ داری اور پدرسری کے باہمی تعلق کو نظر انداز کرتا ہے اور سطحی اصلاحات تک محدود رہتا ہے۔ ڈی کولونیل تنقید مزید گہری ہے کہ مغربی جنسی مساوات coloniality of gender کو perpetuates کرتا ہے جو Lugones کے مطابق race اور gender کو ایک ساتھ impose کرتا ہے، اور یہ Global South میں saviourism narratives کو فروغ دیتا ہے جو مقامی epistemologies کو marginalize کرتا ہے۔

اس طرح جنسی مساوات کا مغربی تصور ایک طاقتور فکری فریم ورک ہے جو مغربی معاشروں میں بے شمار کامیابیاں لائی مگر اس کی یوروسینٹرک حدود، backlash اور regression کی وجہ سے ایک epistemic reckoning کا تقاضا کرتا ہے، جہاں انٹر سیکشنل اور ڈی کولونیل نقطہ نظر کو شامل کر کے اسے عالمی اور جامع بنایا جاسکے، تاکہ یہ صرف elite خواتین کا نعرہ نہ رہے بلکہ تمام جنسوں، نسلوں اور طبقات کے لیے حقیقی عدل کا ذریعہ بن جائے۔ حالیہ UN Women رپورٹس (2025-2026) یہ واضح کرتی ہیں کہ backlash کے باوجود gender equality ایک USD 342 trillion کا انتخاب ہے جو معاشی ترقی، امن اور پائیداری کے لیے ضروری ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مغربی تصور اپنی تاریخی حدود سے نکل کر گلوبل سولڈر ریٹی اور indigenous knowledge systems کے ساتھ مکالمہ قائم کرے۔ یہ تصور فیمینزم کی تاریخی لہروں سے جڑا ہوا ہے جو suffrage سے #MeToo تک پھیلا اور اب CSW70 (2026) جیسے فورمز میں justice access پر توجہ دے رہا ہے، مگر یہ بھی واضح ہے کہ کوئی ملک بھی مکمل مساوات حاصل نہیں کر سکا، جو اسے ایک ابدی جدوجہد بنا دیتا ہے جو معاشرتی

ڈھانچوں کی بنیادی تبدیلی کا مطالبہ کرتی ہے۔ جنسی مساوات کا یہ مغربی فریم ورک نہ صرف قانونی برابری بلکہ substantive equality ، power relations کی تبدیلی اور epistemic justice کا عزم رکھتا ہے، جو مغربی روایت کو ایک عالمی فکری چیلنج میں تبدیل کر سکتا ہے اگر یہ اپنے تعصبات پر نظر ثانی کرے۔

فیمینزم پر تنقیدی آراء

فیمینزم پر تنقیدی آراء مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر میں ایک پیچیدہ، کثیر الجہتی اور شدید مباحثے کا موضوع ہے جو نہ صرف اندرونی تنقید بلکہ بیرونی backlash، ڈی کولونیل، کنزرویٹو اور پاپولسٹ نقطہ نظر سے فیمینزم کی حدود، یورو سینٹرک تعصبات، انٹر سیکشنل ناکامیوں اور معاشرتی نتائج کو چیلنج کرتی ہیں، جہاں فیمینزم کو ایک طرف تو خواتین کی آزادی اور مساوات کی تحریک قرار دیا جاتا ہے مگر دوسری طرف اسے سفید، درمیانی طبقے کی خواتین کا elitist پروجیکٹ سمجھا جاتا ہے جو گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں، خاندانی ڈھانچوں، شرح پیدائش اور مردانہ شناخت کے بحران کو نظر انداز کر کے معاشرتی انتشار کا باعث بنتا ہے، اور حالیہ 2025-2026 کے تناظر میں anti-gender backlash نے اس تنقید کو ایک عالمی سیاسی تحریک میں تبدیل کر دیا ہے جو democracy erosion کا آلہ بن رہا ہے اندرونی تنقید میں لبرل فیمینزم پر یہ الزام ہے کہ یہ انفرادی choice اور girlboss individualism کو فروغ دے کر سرمایہ داری اور پدر سری کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا ہے، جبکہ ریڈیکل فیمینزم کو بعض اوقات trans-exclusionary قرار دیا جاتا ہے جو انٹر سیکشنل اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور انٹر سیکشنل فیمینزم خود اس بات کی تنقید کا شکار ہے کہ یہ "difference" کو ایک گرڈ میں قید کر کے solidarity کو کمزور کرتا ہے اور class یا economic issues کو secondary بنا دیتا ہے۔ ڈی کولونیل فیمینزم کی تنقید مزید گہری ہے کہ مغربی فیمینزم coloniality of gender کو perpetuate کرتا ہے، جہاں Lugones کے مطابق gender ایک colonial construct ہے جو race اور capitalism کے ساتھ intertwined ہے، اور یہ Global South کی خواتین کو Udenigwe saviourism narratives کے ذریعے marginalize کرتا ہے جبکہ مقامی epistemologies اور ثقافتی سیاق کو erase کرتا ہے، جیسا کہ Udenigwe نے 2026 میں بیان کیا کہ Western feminism anti-racist اور anti-colonial stance کو restore کرنے میں ناکام رہا اور capitalist feminism کو فروغ دیا جو profit اور competition کو مرکز بناتا ہے

مغربی فیمینزم پر یہ تنقیدی آراء اس کی تاریخی لہروں کی حدود کو نمایاں کرتی ہیں کہ پہلی اور دوسری لہر white-centric رہیں، تیسری لہر intersectionality کے باوجود class blind رہی، اور چوتھی لہر digital activism میں algorithmic backlash کا شکار ہوئی جہاں polarized content feminism کو کے بجائے discourse dominate کر کے colonial hierarchies کو reinforce کیا اور individual empowerment پر systemic issues جیسے war ، poverty ، gender-based violence کو نظر انداز کیا اسی طرح Nassiri-Ansari et al. نے 2025 میں decolonial feminism کو liberatory futures کے لیے ضروری قرار دیا کہ patriarchy اور coloniality دونوں کو dismantle کیا جائے ورنہ patriarchal futures imaginings سے colonized رہیں گے۔

مجموعی فکری جائزہ

مغربی فیمینزم اور جنسی مساوات کے فکری و تاریخی پس منظر کا مجموعی جائزہ ایک rhizomatic اور contested عمل کی عکاسی کرتا ہے جو روشن خیالی کے عقلی بنیادوں سے شروع ہو کر جدید ڈیجیٹل، ڈی کولونیل اور backlash کے دور تک پھیلا ہوا ہے، جہاں فیمینزم نے پدر سری کے قانونی، سماجی اور ثقافتی ڈھانچوں کو چیلنج کر کے خواتین کی تعلیم، سیاسی نمائندگی، معاشی شرکت اور جنسی آزادی میں بے شمار کامیابیاں حاصل کیں مگر ساتھ ہی یورو سینٹرک تعصبات، انٹر سیکشنل حدود، سرمایہ داری کے ساتھ سمجھوتہ اور معاشرتی backlash جیسے سنگین چیلنجز بھی پیدا کیے جو 2025-2026 میں ایک عالمی anti-gender mobilization کی صورت اختیار کر چکے ہیں، اور یہ جائزہ نہ صرف تاریخی لہروں (waves) اور فکری دھاروں (liberal)، radical، socialist/Marxist کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا تجزیہ کرتا ہے بلکہ مستقبل کی طرف ایک epistemic reckoning اور global solidarity کی طرف اشارہ بھی کرتا ہے جو فیمینزم کو صرف مغربی elite کا نعرہ نہ بنا کر ایک جامع انسانی جدوجہد بنائے^x

تاریخی طور پر فیمنیزم کی پہلی لہر نے suffrage اور قانونی برابری پر زور دے کر لبرل ازم کے اصولوں کو صنفی تناظر میں توسیع دی، دوسری لہر نے "personal is political" کا نعرہ دے کر گھریلو تشدد، ری پروڈکٹو حقوق اور پدرسری کی ثقافتی جڑوں کو چیلنج کیا، تیسری لہر نے انٹر سیکشنل فیمنیزم (Crenshaw) کے ذریعے نسل، طبقہ اور جنسی رجحان کے تقاطع کو شامل کیا، جبکہ چوتھی لہر نے #MeToo اور ڈیجیٹل ایکٹیویزم کے ذریعے عالمی سطح پر جنسی تشدد کی مخالفت کو ممکن بنایا، مگر یہ تمام لہریں اکثر سفید، درمیانی طبقے کے تجربات کو مرکزی بنا کر گلوبل ساؤتھ کی حقیقتوں کو marginalize کرتی رہیں، جوڈی کولونیل فیمنیزم کی تنقید کا باعث بنی کہ مغربی فیمنیزم epistemic violence کے ساتھ intertwined ہے^{xi} لبرل فیمنیزم نے قانونی اصلاحات اور انفرادی آزادی پر زور دے کر عملی کامیابیاں حاصل کیں مگر سرمایہ داری کے ساتھ سمجھوتہ کر کے systemic استحصال کو نظر انداز کیا، ریڈیکل فیمنیزم نے پدرسری کو root cause قرار دے کر انقلابی تبدیلی کا مطالبہ کیا مگر بعض اوقات trans-inclusivity اور انٹر سیکشنل solidarity میں ناکام رہا، جبکہ سوشلسٹ اور مارکسی فیمنیزم نے unpaid reproductive labor اور capitalism-patriarchy nexus کو اجاگر کر کے ایک مادیت پسندانہ فریم ورک پیش کیا جو class-gender intersection کو مرکزی بناتا ہے، مگر کولڈ وار کے بعد اس کی مقبولیت کم ہوئی اور اب backlash کے دور میں دوبارہ متعلقہ ہو رہا ہے۔

مغربی معاشروں میں فیمنیزم کے اثرات مثبت طور پر خواتین کی تعلیم میں برتری، لیبر فورس میں شمولیت اور قانونی حقوق میں اضافہ ہیں جو مجموعی ترقی کو فروغ دیتے ہیں، مگر منفی طور پر declining birth rates، family breakdown، double burden اور مردانہ alienation کا باعث بنے جو right-wing populism کو تقویت دے رہے ہیں، جبکہ 2025-2026 میں Trump 2.0، Argentina کی Milei اور European anti-gender movements نے reproductive rights، DEI پروگرامز اور gender policies پر منظم حملے کیے جو UN Women کی رپورٹس کے مطابق democracy erosion کا حصہ ہیں اور women's rights میں regression کا باعث بن رہے ہیں^{xii} جنسی مساوات کا مغربی تصور لبرل ازم کے انسانی حقوق فریم ورک پر مبنی ہے جو formal اور substantive equality پر زور دیتا ہے مگر کوئی ملک بھی مکمل قانونی مساوات حاصل نہیں کر سکا^{xiii} فیمنیزم پر تنقیدی آراء اس کی یوروسینٹرک نوعیت، elite focus اور backlash کو اجاگر کرتی ہیں جہاں decolonial نقطہ نظر Lugones کی coloniality of gender کی تنقید کے ذریعے ایک liberatory future کی طرف اشارہ کرتا ہے جو patriarchy، capitalism اور colonialism کے interlocking structures کو dismantle کرے^{xiv}

مجموعی طور پر مغربی فیمنیزم ایک تاریخی کامیابی اور معاصر بحران دونوں کی علامت ہے جو dignity، epistemic justice اور global solidarity کے ذریعے خود کو دوبارہ تشکیل دے سکتا ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار backlash کو counter کرنے، انٹر سیکشنل praxis کو strengthen کرنے اور non-Western epistemologies کے ساتھ مکالمہ قائم کرنے پر ہے تاکہ جنسی مساوات ایک خالی لبرل نعرہ نہ رہے بلکہ ایک جامع انسانی انقلاب کا حصہ بن جائے جو care economy، climate justice اور anti-authoritarian struggles سے جڑا ہو۔ یہ جائزہ فیمنیزم کی rhizomatic evolution کو ظاہر کرتا ہے جو تنازعات، اندرونی مباحثوں اور عالمی سیاق سے گزر کر ایک نئی بالغیت کی طرف جا رہا ہے، جہاں مستقبل کی feminism decolonial، anti-capitalist اور dignity-centered ہوگی جو تمام جنسوں، نسلوں اور طبقات کے لیے حقیقی عدل اور آزادی کا خواب دیکھے گی۔

حوالہ جات

ⁱ (Ashique et al. 2024) [Ashique, Sakeenah, et al. 2024. "A Historical Analysis of Western Feminism." ResearchGate.

https://www.researchgate.net/publication/387594422_A_Historical_Analysis_of_Western_Feminism.]

ⁱⁱ (Taylor 2024) [Taylor, B. 2024. "History, Feminism and the Feeling Woman." History Workshop Journal.

<https://academic.oup.com/hwj/article/doi/10.1093/hwj/dbae027/7907602>.]

- iii [Shamsieva, M. 2025. "Evolving narratives: feminist and gender perspectives in historiography." *Cogent Arts & Humanities* 12 (1). <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/23311983.2025.2506323>.]
- iv (Ayata Küçükükücü et al. 2025) [Ayata Küçükükücü, R., Ekmen, E., Yaşa, U. G., & Ekmen, K. 2025. "Feminist Waves in the Historical Process of Feminist Movements." *Anatolian Journal of Mental Health* 2 (2). <https://doi.org/10.5281/zenodo.17097829>.]
- v (Ayata Küçükükücü et al. 2025) [Ayata Küçükükücü, R., Ekmen, E., Yaşa, U. G., & Ekmen, K. 2025. "Feminist Waves in the Historical Process of Feminist Movements." *Anatolian Journal of Mental Health* 2 (2). <https://doi.org/10.5281/zenodo.17097829>.]
- vi (Guy-Evans 2026) [Guy-Evans, O. 2026. "Radical Feminism: Definition, Theory & Examples." *Simply Psychology*. <https://www.simplypsychology.org/radical-feminism.html>.]
- vii (Britannica 2026) ["Radical feminism." *Encyclopædia Britannica*. Last updated 2026. <https://www.britannica.com/topic/radical-feminism>.]
- viii (Prusik 2025) [Prusik, Charles. 2025. "Marxist Feminism, Reproductive Labor, and the Question of Value." *Constellations*. October 4. <https://onlinelibrary.wiley.com/doi/10.1111/1467-8675.70016>.]
- ix (Britannica 2026) ["Feminism." *Encyclopædia Britannica*. Last updated March 31, 2026. <https://www.britannica.com/topic/feminism>.]
- x (Ibarra and Flores-Rabasa 2026) [Ibarra, Diana, and Mariana Flores-Rabasa. 2026. "Dignity as a Clue for the Future of Feminism." *Feminist Theology*. <https://journals.sagepub.com/doi/10.1177/09667350251391786>.]
- xi (Udenigwe 2026) [Udenigwe, O. 2026. "A decolonial feminist perspective on gender equality..." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12788186/>.]
- xii (Brechenmacher 2025) [Brechenmacher, Saskia. 2025. "The New Global Struggle Over Gender, Rights, and Family Values." *Carnegie Endowment for International Peace*, June 5. <https://carnegieendowment.org/research/2025/06/the-new-global-struggle-over-gender-rights-and-family-values>.]
- xiii (UN Women 2026) [UN Women. 2026. "No country in the world has reached full legal equality for women and girls." March 4. <https://www.unwomen.org/en/news-stories/press-release/2026/03/no-country-in-the-world-has-reached-full-legal-equality-for-women-and-girls>.]
- xiv (Nassiri-Ansari et al. 2025) [Nassiri-Ansari, Tiffany, et al. 2025. "Decolonial Feminism as a Future Direction for Liberatory Feminist Futures." *Journal of Futures Studies*. <https://jfsdigital.org/2025-2/vol-29-no-3-march-2025/decolonial-feminism-as-a-future-direction-for-liberatory-feminist-futures/>.]